تقدیم بملاحظهٔ گرامی
عالیجناب دکتر محمد تقی مقتدری
سرکونسل دولت ایران
[illegible]
ہدیۂ ناچیز
منیژہ بانو کاوس جی
لکچرار اردو - عالیہ کالج
حیدر آباد - فرخندہ بنیاد
۵ ستمبر ۱۹۴۷ء

کلید معرفت

دینِ زرتشت کے صحیفۂ مقدّس

اوستا

کی منتخب دعاؤں کا خلاصہ

(اوّل)

فارسی زبان کی مخصوص مناجاتوں کا مجموعہ

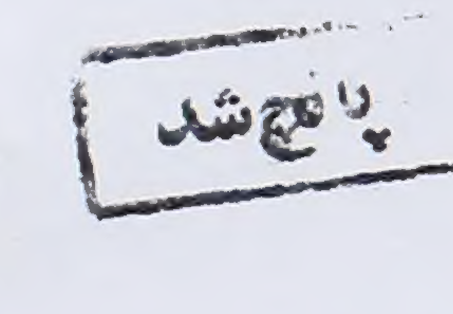
مؤلفہ

مُنیژہ بانو کاؤس جی

سنہ ۱۳۱۴ یزدگردی — م — سنہ ۱۹۴۴ء — م — سنہ ۱۳۵۴ف

فرخندہ بنیاد، (حیدرآباد دکن)
مطبوعۂ انتظامی پریس
(جملہ حقوق محفوظ)





تقدیم بمطالعہ خاطر گرامی
عالیجناب دکتر محمد تقی مقتدری
سرکونسل دولت ایران
حفظہ اللہ

کلید معرفت

دینِ زَرتشت، کے صحیفۂ مقدس

اوستا

ہدیۂ ناچیز
منیژہ بانو کاؤس جی

کی منتخب دعاؤں کا خلاصہ

لکچرار اردو - عالیہ کالج
حیدرآباد - فرخندہ بنیاد

(اور)

۵ ستمبر ۱۹۷۱ء

فارسی زبان کی مخصوص مناجاتوں کا مجموعہ

مؤلفہ

مُنیژَہ بانو کاؤس جی

۱۳۱۴ سنہ یزدگردی — م — ۱۹۴۴ء — م — ۱۳۵۴ھ ف

فرخندہ بنیاد، (حیدرآباد دکن)
(جملہ حقوق محفوظ)
مطبوعۂ انتظامی پریس

انتساب

بیادِ مقدس والدہ آنجہانی

ہُمیشرہ بانو کاؤس جی

بنامِ یزدانِ پاک

تعارف

یہ کتاب جسے میں کلیدِ معرفت کے نام سے پیش کر رہی ہوں زرتشتیوں کی مقدس کتاب اوستا کی منتخب دعاؤں کا خلاصہ ہے۔ یہ مقدس کتاب ایران کی قدیم اور تقریباً معدوم زبانِ ژند میں ہے جس کے سمجھنے والے لوگ اب صفحۂ ہستی پر شاذ و نادر ہی رہ گئے ہیں۔ اس کتابِ پاک کے ۲۱ حصے تھے لیکن زمانہ کی دستبُرد کے طفیل زرتشتیوں کے ہاتھوں صرف چار حصے آئے۔ موجودہ اوستا پاک ان چار حصوں یعنی گاتھا، وندیداد، ویسپرد، اور خوردہ اوستا پر مشتمل ہے، آخر حصہ دعاؤں کا مجموعہ ہے جن کی کوئی سطر ایسی نہیں جس میں حضرتِ ایزد تعالیٰ کا نامِ پاک نہ ہو، زرتشتی اس متبرک کتاب کا گجراتی رسم الخط میں مطالعہ کرتے ہیں اور بالعموم اس کو سمجھنے کا ان کے پاس واحد ذریعہ ترجمہ ہی رہ گیا ہے۔

ایک زمانہ تک ان ادعیہ کا مطالعہ کرنے اور ان کے مختلف تراجم پر نظر ڈالنے کے بعد، اپنے دائرۂ علم کی حد تک، میں نے اس بات کی کمی محسوس کی کہ اس مقدس کتاب کا ترجمہ ہندوستان کی عام فہم زبان اردو میں نہیں ہے، اسی خیال کے تحت میں نے یہ اقدام کیا ہے کہ ایک طرف

دینِ زرتشت کی موحدانہ تعلیمات پر روشنی پڑے اور ساتھ ہی اُردو کی خدمت کا شرف حاصل ہو جائے۔

تیرہ سو سال سے زاید عرصہ گزرا کہ تسلط اسلام کے بعد اہلِ زرتشت اپنا وطن ایرانُ جہاں حضرتِ سپیتمان زرتشت نے وحدانیت کی تلقین فرمائی تھی، ترک کرنے پر مجبور ہوئے۔ ابتداً انھوں نے کوہستان خراسان میں جو کہ ایران کے شمال مغرب میں ہے، پناہ لی۔ لیکن یہاں بھی انھیں امن چین میسر نہ آسکا تو انھوں نے ہندوستان کا رُخ کیا سرزمین ہند پر دِیُو نامی بندرگاہ وہ پہلا مقام ہے جہاں پر کہ ان جلاوطنوں نے سکونت اختیار کی۔ یہ بندرگاہ جزیرہ نما کاٹھیاوار میں واقع ہے زرتشتی اس مقام پر تقریباً انیس سال پناہ گزیں رہے لیکن حالات میں مساعدت پیدا نہ ہوسکی اور مستقل رہائش کے آثار نہ نکل سکے جس کی وجہ سے انھوں نے سنجان کا رخ کیا جو گجرات کے مغرب میں واقع ہے، اس زمانہ میں سنجان پر ایک ہندو راجہ حکمران تھا۔ پیشوائے اہلِ زرتشت نے اس راجہ سے پناہ کی درخواست کی جو بعض ناگوار شرائط پر منظور کرلی گئی، جس میں ترکِ زبان رسم و رواج اور اسلحہ پر زور دیا گیا، آخرالامر ان جلاوطنوں نے خواہی نہ خواہی ان شرائط کو قبول کرلیا جس کا یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ سنجان کے قریب ایک بنجر وسیع خطۂ اراضی پر سکونت و

رہائش کی ایک مستقل صورت نکل آئی۔ اس طرح یہ لوگ اپنے مادرِ وطن ایران سے جو کبھی تہذیب و تمدن کا گہوارہ بنا ہوا تھا، اور جہاں پر انھوں نے اپنی عمر کے زرّین لمحات بسر کیے تھے، بچھڑ گئے۔ اب ان کو ایک مستقل سکونت کی خاطر اپنی زبان، لباس، رسم و رواج اور اسلحہ کی بھینٹ چڑھانی پڑی۔ اس زمانہ میں ایران فارس یا پارس کے نام سے موسوم تھا، اس لئے یہ نوواردطبقہ پارسی کے نام سے مشہور ہوگیا۔

اس ماحول کے تغیر و تبدّل کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ زرتشتی رفتہ رفتہ اوستا مقدس کی زبان اور اس کے بامعنی اوراد سے ناآشنا ہوتے گئے اور چونکہ اب گجراتی ان کی زبان ہو چلی تھی، اس لیے اس متبرک صحیفہ اوستا کو بھی گجراتی رسم الخط میں پڑھنے اور حفظ کرنے کے عادی ہوگئے۔ زبان پہلوی و ژند ایک دو صدیوں کے اندر ہی تقریباً معدوم ہوگئے اور زرتشتیوں کے پاس اس مقدس صحیفہ کو سمجھنے کا واحد ذریعہ ترجمہ ہی رہ گیا۔

ان ادعیہ کے خلاصہ کے ضمن میں دینِ زرتشت اور اس کے بانی حضرت سپیتمان زرتشت کی مقدس زندگی کا مختصر خاکہ بھی پیش کرنا نامناسب نہ ہوگا۔ دینِ زرتشت دنیا کا ایک نہایت ہی قدیم مذہب ہے جس نے حضرتِ مسیح علیہ السلام سے صدیوں قبل سرزمین ایران میں جنم لیا، اس وقت ایران پر

کیانی خاندانی حکمران تھا اور اہلِ ایران عناصر پرست اور ارواح پرست تھے۔ حضرت زرتشت علاقۂ بلخ کے رے نامی ایک شہر میں تولد ہوئے۔ آپ کے والد محترم حضرت پوروشاسپ اور والدۂ محترمہ حضرت دوغدو ایک قدیم ایرانی خاندان الموسوم بہ سپیتمان سے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے نام مبارک کے ساتھ خاندانی نام سپیتمان بھی لکھا جاتا ہے۔ حضرت زرتشت کی مافوق الفطرت ذکاوت و ذہانت اور شعور کا شہرۂ عالم طفولیت سے زبان زدِ خلائق ہوگیا تھا اور اہلِ ایران آپ کی عظمت اور برتری کے قائل ہو گئے تھے۔ آپ کی زندگی کا اکثر و بیشتر حصہ مطالعۂ قدرت اور تلاشِ حق میں بسر ہوا اور آپ نے خدا کی بھٹکی ہوئی مخلوق کو وحدت ایزدی کی تلقین اور راہِ راست کے بتلانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا، لیکن چونکہ اہلِ ایران کے دل و دماغ پہ ارواح پرستی اور عناصر پرستی مسلط تھی، اس لئے حضرت کو اکثر ناکامی سے دو چار ہونا پڑا مگر اس سے حضرت کے عزم راسخ میں مطلقاً فرق نہ آسکا۔ اہلِ ایران کا یہ دعویٰ ہے اور حق و صداقت پر مبنی ہے کہ حضرت زرتشت وہ پہلے مرسل ہیں جنہوں نے اس دنیا پر بسنے والوں کو وحدت الہٰی کا اولین سبق دیا۔

یہ ایک غلط فہمی جو عوام الناس میں پھیلی ہوئی ہے کہ زرتشتی آتش پرست ہیں محض بے اصل اور غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے

کہ آتش کو دینِ زرتشت میں جو مقام حاصل ہے وہ بالکل ثانوی ہے اور اس کا تعلق نبوتِ حضرت زرتشت سے ہے۔ مستند تواریخ میں حضرت کو نبوت حاصل ہونے کا واقعہ اس طرح پر درج ہے کہ ایک روز حضرت غار سبالن کے ایک تاریک گوشہ میں محو مراقبہ تھے کہ یکایک غار منور ہوگیا اور کوہ سبالن کے اطراف عناصر قدرت میں تہیج پیدا ہوگیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پہاڑ کی بنیادیں متزلزل ہیں اور جملہ عناصر قدرت ایک جا ہو کر آپ کو ملاء اعلیٰ کی جانب لے جا رہے ہیں۔ اس نور میں حضرت زرتشت نے اپنی دیرینہ عبادت و ریاضت کا ثمرہ ذاتِ ایزدی کی تجلّی میں مشاہدہ کیا اور امشاسپندان یعنی فرشتوں نے نمودار ہو کر آپ کو وحی پہنچائی اور ایک صدائے غیب بھی آپ کو سنائی دی کہ پیغامِ حق کی تبلیغ کر۔ اس نزولِ وحی اور حکم الٰہی کے بعد حضرت زرتشت فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور دینِ الٰہی کا بیڑا اٹھا لیا اور آتش کو کہ مبدأ نور ہے، اپنی تبلیغ کا ذریعہ قرار دیا، کیوں کہ اُسی نور میں آپ نے ذاتِ باری کی جھلک مشاہدہ کی تھی، اسی نور نے آپ پر حقیقتِ معرفت کے دروازے وا کر دیے تھے اور اسی نور نے آپ کو نبوت کے بلند مقام پر پہنچایا تھا۔ اس لئے آپ نے آتش کو اللہ تعالیٰ نور السموات و الارض کی گمراہ مخلوق کی رہنمائی کا ذریعہ قرار دیا اور آگ کو روشن کر کے ظلمت و ضلالت کو دنیا سے دور کرنے کی سعی فرمائی۔ چنانچہ زرتشتیوں کے نزدیک آتش کی حقیقت

اہلِ اسلام کے قبلہ سے بڑھ کر نہیں ہے اور اُن ادعیہ کے خلاصہ سے بھی ناظرین پر یہ امر واضح ہو جائے گا کہ زرتشتی آتش پرست نہیں بلکہ حقیقی یزدان پرست ہیں! اکوہِ سبالن کے اُس نور کی یادگار میں حضرتِ زرتشت نے ایک عبادت گاہ کی بنیاد ڈالی جو عبادت گاہ نوبہار کے نام سے مشہور ہوئی۔ اسی مقام پر آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایام بسر کرنے کا تہیّہ کیا تھا اور یہیں آپ نے ایک تورانی کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

اُن ادعیہ کے خلاصہ کے ساتھ ہی فارسی زبان کی چند مناجاتیں بھی درج ہیں، ان مناجاتوں کا اوستا مقدس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ منتخب نغمانی مناجاتیں بعض ہندوستانی علماءِ دینِ زرتشت کا نتیجۂ فکر ہیں۔ چونکہ یہ مناجاتیں اس وقت کی یادگار ہیں جب کہ دینِ زرتشت کے پیرو تفوّقِ اسلام کے بعد اپنے وطنِ مالوف کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ کر گجرات میں آ، پناہ گزیں ہوئے تھے اور ماحول کا انقلابِ عظیم انھیں اُن کی مادری زبانِ فارسی سے رفتہ رفتہ دور کر رہا تھا، اس لئے ممکن ہے کہ یہ مناجاتیں زبان کے اعتبار سے سعدی و حافظ کی زبان کا سا لطف نہ دے سکیں، لیکن یہاں زبان معرضِ بحث نہیں ہے، صرف مفہوم قابلِ قدر ہے جس میں از اوّل تا آخر وحدتِ ایزدی جلوہ گر ہے۔

مجھے اس خلاصہ کی تالیف و ترتیب میں اوستا مقدس

کے متعدد انگریزی اور گجراتی ترجموں سے بیش بہا مدد ملی ہے جس میں ایربد کاؤس جی ایدلجی کانگا صدر، مدرسہ ملا فیروز بمبئی کا گجراتی ترجمہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہے جو موصوف کی عمر بھر کی محنت و ریاضت اور انتھک کوششوں کا لازوال ثمرہ ہے۔

میں جناب مولوی محمد عثمان علی خاں صاحب انوری کی جن سے مجھے شرفِ تلمذ حاصل ہے ممنون ہوں کہ اُنہوں نے باوصف عدیم الفرصتی اس کتاب کی نظرثانی فرمائی۔ اور ٹائیٹل کے خوشنما نمونہ کی تیاری کیلئے میں مولوی محمد احمد شریف صاحب کی ممنون ہوں۔

منیژہ بانو کاؤس جی

دعائے قُدسیٰ

اشوئی (تقویٰ) نعمت اور فلاح ہے۔ حقیقی مسرت صرف اُسی کا حصّہ ہے جو اِس نعمت کو محض اللہ تعالیٰ کی خاطر حاصل کرتا ہے۔

دعائے رسالت

جس طرح ذاتِ باری قادرِ مُطلق ہے اسی طرح اس کا رسول ایک ممتاز مرتبہ رکھتا ہے۔ اس کا کام مخلوق کو راہِ ضلالت سے بچاکر راہ راست کی طرف رہبری کرنا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی غریب اور لاچار مخلوق کی رہنمائی اور پاسبانی کرتا ہے وہ اہورمزد (اللہ) کو خالقِ مُطلق تصوّر کرتا ہے۔

دعائے تحفظ

اے اہورمزد! جب بدکردار افراد مجھ کو اور میرے متعلقین کو ایذا پہنچائیں اور گمراہ کرنے آئیں اس وقت اے مزدا تیرے سوائے کون ہمارا محافظ اور نگہبان ہوسکتا ہے! ہم کو آسائش زندگی اور سکون قلب عطا کرنے والا تیرے سوا اور کون ہوسکتا ہے؟ جسمانی اور روحانی حالت درست رہنے سے اشوئی میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ احساس ہمارے دلوں میں پیدا کرنا صرف تیرا ہی کام ہے۔ اے اہورمزد! تو ہی ہمارا حقیقی معیّن و محافظ ہے، اس لیے اے یزدانِ پاک! یہ خیال ہمارے دل و دماغ میں بسا کہ ہم صرف تیری ذات اعلیٰ و ارفع کو اپنا شفیع، اپنا ناصر، اور اپنی طاقت تصوّر کریں اور اس یقین کی بدولت ہم ہمیشہ اہرمنی (شیطانی) طاقتوں کا مقابلہ کرسکیں اور ان پر کامران رہیں۔

اے ارحم الرّحمین! ہمیں ایک ایسا ہموار بخش جو ہمیں راہِ راست کی خوبیاں بتلائے جو دنیا اور عقبیٰ دونوں کے لئے مفید ہو اور ہم سے ایسے افعال سرزد ہوں جن میں صرف تیری ہی رضا ہو۔ اے خالقِ کائنات! ہمیں حسد، بغض، عناد، کذب و افترا، فریب

و دغا سے محفوظ رکھ ۔ بدکردار پائمال ہوں، بدی نیست و نابود
اور ہر وہ شئے جس کا تعلق شر و فساد سے ہو فنا ہو جائے —
اے پاک یزدان! تیرا نام کائنات کے ذرہ ذرہ میں جاری و
ساری ہو جائے، بفضلِ ہمتشنی (خیال نیک) ہوختشنی (سخن نیک)
اور ہورشتشنی (عمل نیک) آمین ۔

دعائے نجات

اہورمزد، خالقِ کائنات ہے، اس کا کوئی ہم رتبہ نہیں —
اس کی قدرت زمین اور آسمان کی کل طاقتوں پر حاوی ہے، وہ اہرمن
(شیطان) کو پسپا کرتا ہے
اے ایزد تعالیٰ! اہرمن کو شکست ہو، اس کے جملہ شر کار کار
مثلاً بت، جادوگر، کافر، ملحد، بدکردار، ظالم، گنہگار، کاذب، کینہ پرور،
ذلیل و خوار ہوں، دشمن مغلوب ہوں، دشمن عاجز ہوں ۔
اے مستجاب الدعوات! ہم صمیم قلب سے دعا کرتے ہیں کہ
ہمیں برائیوں سے محفوظ رکھ ۔ جو برائی یا عمل ناپسندیدہ سہواً یا
قصداً ہم سے سرزد ہو، اس کو معاف فرما، وہ خیالات فاسدہ جو
ہمارے قلوب کو متاثر کریں، ان کا تعلق اپنی ذات سے ہو یا غیر سے

وہ باتیں جو ہماری زبان سے نکلی ہوں، وہ برے اعمال جو ہم
سے سرزد ہوئے ہوں، وہ برائی جس کی بنیاد ہم سے پڑی ہو،
اور وہ گناہ جس نے تیرے ذاتِ پاک کو فراموش کرا دیا ہو، ان سب
کا تو ہی علیم و خبیر ہے، تو ہی غفور الرحیم ہے، ہم تجھ ہی سے
اپنے سب گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے بخشش کے خواستگار
ہیں ۔ ہم بہ عہدِ ہمتشنی، ہوختشنی اور ہورشتشنی اپنے گناہ تیری بارگاہ
میں پیش کرتے ہیں اور پشیمان ہیں ۔ اے رحیم و کریم! تو ہمیں
بخش دے، ہم دعا کرتے ہیں کہ اہرمن نابود ہو، راستی کا بول
بالا ہو، اور ہم سے وہ افعالِ حسنہ سرزد ہوں جو موجب تیری رضا
کے ہوں ۔ ہم اشوئی کی دل سے قدر کرتے ہیں، ہمیں تیری ہی
رہبری درکار ہے، آمین اللّٰھم آمین ۔!!

دعائے اخلاص

(٥)

اے خدائے پاک! ہماری مدد کر ۔ ہم دینِ مازدیسنی (دینِ
یزدان) کے معتقد ہیں، ہمارے دلوں میں اس کی عزت اور قدر
ہے، اسی کے ہم جویا ہیں، ہم دین مازدیسنی کے تین زرین
اصول ہمت (نیک پندار) ہوخت (نیک گفتار) اور ہورشت

(نیک کردار) کے متبع ہیں۔ ہم دین مازدیسنی کے قدرداں ہیں جس کی بدولت شر و فساد، بغض و عناد کا خاتمہ ہوا۔ ہم دین مازدیسنی کو بہترین دین تصور کرتے ہیں کیوں کہ جو دین راستی کی تلقین کرے اور تیری وحدت کا پیغام دے وہی بہترین دین کہلانے کا مستحق ہے۔ اے رحیم و کریم! ہم اس بے بہا تحفہ کے شکر گزار ہیں جو صرف تیری ہی عطا ہے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

دعائے سلامتی

جو باری تعالیٰ کو ارفع و اعلیٰ مانتا ہے، جو اس کے جلال و جمال کا قائل ہے، اسی کو روحانی اور جسمانی مسرت حاصل ہے۔ یارب! جو تجھ پر بہ قلبِ صادق ایمان لایا ہو، تو اُسے دولت، اولادِ صالح، صحت اور درازئ عمر سے نواز اور توفیق نیک عطا فرما جو اس کو آخرت میں جنت کا مستحق بنائے۔ اُسے مسرت و شادمانی، آرام و اطمینان حاصل ہو۔ دنیا میں اس کا وجود شمع ہدایت بنے۔ آمین!

دعائے تزکیہ قلب

اے ایزد تعالیٰ! میرے گناہوں کی تلافی کے لئے میرے قلب میں وہ احساس حسن کار عطا فرما جو زندگیٔ جاوید کا پیغام ہو، جس سے تیری مخلوق کی رہبری اور نجات آخروی حاصل کرلوں۔ اے ربّ! جو تیری رضا کے طالب ہیں اور اعمالِ حسنہ بے لوث و بے غرض ہوکر محض تیری خاطر انجام دیتے ہیں، انھیں عمرِ دراز اور مسرتِ لازوال مرحمت فرما، انھیں وہ حسن کردار بخش جو آفتاب عالمتاب کی کرنوں کی طرح فیض رساں ہو، پیچ و تاب کھاتی ہوئی، لہریں مارتی ہوئی نہر کی طرح جاں فزا ہو اور بسیط و عریض کائنات قدرت کی طرح حد و انتہا سے فزوں ہو، آمین

دعائے تشکر

اہورمزد کی خوشنودی ہو! ایزد تعالیٰ غفور و رحیم کے نام سے ہم اپنی دعا شروع کرتے ہیں۔ اہورمزد، ازلی، ابدی، تقدس میں بےنظیر، قوت و شوکت میں لاثانی، دانا، عادل، خالق کائنات

پاسبان، رحیم و کریم، غفور الرحیم قادرِ مطلق، ہم اس کی توحید کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ہمیں لاتعداد نعم سے نوازا، جن سے ہم ہر لمحہ و ہر ساعت مستفید ہوتے رہتے ہیں، ہم کو ہر وقت اور ہر آن شکر گزار رہنا لازمی ہے کہ اس نے ہمیں کائنات میں اعلیٰ درجہ عطا فرمایا، عقل و فہم عنایت فرمائی، اشرف المخلوقات کا خطاب بخشا۔ ان نعمتوں کی بدولت ہم اہرمنی طاقتوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور ہمیں فتح و کامرانی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس نے حضرت زرتشت کو اپنا رسول اور ہمارا ہادی بنا کر بھیجا جس نے ہمیں راہِ راست بتلائی، برائی اور نفس کی سرکشی سے مقابلہ کرنے کے طریقے سمجھائے نفس پرستی سے باز رہنے کی ہدایت دی عقل و فہم کے حدود متعین کیے اور اس طرح ہمیں کفر و طغیان کی ظلمات میں سے نکال کر حق و صداقت کے نور میں لا پہنچایا، ہم اس کے بہ دل و جان شاکر ہیں، ہم دینِ مازدیسنی پر ایمان لاتے ہیں، اس کے احکام و فرائض کو پابندی کے ساتھ انجام دینے کا عہد کرتے ہیں۔ ہم منشنی، گوشنی، کنشنی کے صدق دل سے قایل ہیں ہم رب کی ہر خدمت کے لئے کمر بستہ ہیں۔

اے خدائے برحق! ہمیں اعمالِ زشت سے محفوظ رکھ، اعمالِ حسنہ کی توفیق دے، ہم سے وہی اعمال سرزد ہوں

جن میں تیری رضا شاملِ حال ہو۔ آمین۔ اے خدائے دوجہاں! ہم اپنے ہر عمل کا آغاز بنام منشنی، گوشنی اور کنشنی کرتے ہیں۔ ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اور اپنی دعا تیرے ہی نام پر ختم کرتے ہیں کہ تیری بارگاہِ رفعت میں حسن کردار کا انعام اور اقبالِ گناہ پر معافی نصیب ہوتی ہے۔ آمین!

دعائے استغفار

اے پاک پروردگار! ہم ہمت (نیک پندار) ہخت (نیک گفتار) اور ہوریشت (اعلیٰ کردار) کے جویا ہیں جس میں تیری رضا ہے اور دشمت (خیالِ فاسد) دژہخت (کلامِ زشت) اور وژورشت (اعمالِ بد) سے نفرت کرتے ہیں کہ یہ راہِ راست سے ہٹاتے ہیں، اے عالم الغیب! ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں، ہم صراط المستقیم کے متلاشی ہیں۔ بہبودیٔ نفس کی خاطر اگر ہمیں اپنے یہ خاکی اجسام بھی نذر کرنے پڑیں تو ہم بہ خوشی اس نذر کے لیے تیار ہیں کہ بہرحال ہمارے اجسام فانی ہیں اور نفس کشی میں پیغامِ زندگانیٔ جاودانی نہاں ہے۔

اے رب العالمین! اگر ہم سے معمولی سا بھی گناہ سرزد ہوا

ہو، یا ہمارے وجود سے کسی کو خفیف سا بھی ضرر پہنچا ہو، یا ہم نے کسی کو راہِ راست سے بھٹکایا ہو، یا کسی کی وصیت پوری نہ کی ہو، یا چوری کی ہو، یا غیر انصافی کی ہو، یا تیری اجار مخلوق پر ظلم کیا ہو، یا کسی کا دل دکھایا ہو، خود پرستی میں اوقات گزارے ہوں، چغلی، کینہ، شک و شبہ روا رکھا ہو، بت پرستی سے تجھے فراموش کیا ہو، دنیوی عیش و عشرت سے انتہائی محبت کی ہو، دین کے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہو، یا والدین، بھائی، بہن، بیٹا، بیٹی، اعزاد و اقربا، کے اخلاقی فرائض نہ بجا لائے ہوں، تیری لا محدود نعمتوں کی ناشکری کی ہو، کسی سے بغض و حسد، کے روا دار ہوئے ہوں، یا دامِ حرص و طمع میں گرفتار ہوئے ہوں، یا ایسے اعمال کے مرتکب ہوئے ہوں جو موجب تیری رضا و خوشنودی کے نہ ہو، یا گناہوں کو دعائے مغفرت سے محروم رکھا ہو تو اے ارحم الرحمین! ہم ان تمام خطاؤں کی جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور اُن کی جو ہمیں یاد نہیں ہیں، بصدقِ دل معافی کے خواستگار ہیں۔ ہمیں اس بات کی توفیق عطا ہو کہ ہم اس عالمِ وجود میں ایسے اعمال کا ارتکاب کریں جو سرمایۂ عاقبت ہوں اور ایسی راہ کے متلاشی رہیں جس میں تیری رضا ہو۔ اشوئی کی ہم دل و جان سے قدر کرتے ہیں کہ یہ مسرتِ حقیقی کا منبع ہے۔ آمین یارب العالمین۔

دعائے نصرت

اے یزد تعالیٰ! تیری وحدت کے قائل، دینِ مازدیسنی کے متبع، تیرے حضور میں دست بہ دعا ہیں کہ اہرمن فنا ہو جائے، تیرے رسول، ہمارے پیغمبر زرتشت نے جیسے اپنے آپ کو فنا فی اللہ کر کے اہرمنی طاقتوں کا قلع قمع کیا اور دینِ مازدیسنی کی بنیاد ڈالی، ویسے ہی ہم میں بھی وہ قوت اور طاقت پیدا کر جو جملہ اہرمنی طاقتوں پر غالب ہو اور جس کی بدولت ہم تیرا اور تیرے رسول کا نام زندہ رکھیں۔ ہمارے قلوب اپنی معرفت کے نور سے منور کر تاکہ ہم کائنات کے ذرہ ذرہ میں، ہوا پانی میں، شجر و حجر میں، شمس و قمر میں، پستی و بلندی میں، اور ہر اس شئے میں جو وجود رکھتی ہے، تیری قدرتِ کاملہ اور صنعتِ بالغہ کا معائنہ کریں اور اپنی حیاتِ مستعار کی جملہ ساعتیں تیری ہی رضا کی نذر کر ڈالیں۔ آمین

دعائے استمداد

اے ایزد تعالیٰ! ہم تیرے ہزار ہزار بار شکر گزار ہیں کہ تو نے

ہمیں دینِ مازدیسنی عطا فرمایا جو ایک کامل دین ہے اور جسے تو نے پیغمبر زرتشت کے حسن واسطہ سے ہم تک پہنچایا اور ایسا پیغام بھیجا جو آفتاب کی روشن کرنوں کی طرح تیری وحدت کو چمکاتا ہے، اے پاک یزداں! اس دین کی بدولت ہم عقبیٰ کا سامان مہیا کریں یہ توفیق عطا فرما، ہمیں تیری راہ گم کردہ مخلوق کی رہبری کے قابل بنا، ہمارے اس کارِ خیر اور عبادت میں دنیا کے نیک کردار ہم شریک ہوں، ہماری مشترکہ رہبری سے تیری مخلوق استفادہ حاصل کرے۔ اے پاک ایزد! جو دعا ہم نے عاجزی اور صدقِ دل سے کی ہو وہ قبول فرما اور جو گناہ ہم سے جان بوجھ کر یا لاعلمی میں سرزد ہوئے ہوں بخش دے اور ہمیں صراطِ مستقیم کی نشان دہی فرما۔ آمین

دُعا

تحمیدِ باری تعالیٰ

اے ایزدِ تعالیٰ! تو تمام عالم کا واحد مالک ہے، تیرے ہی نام سے ہم اپنی دعا کا آغاز کرتے ہیں۔ تیرا نور اس کائنات پر جو تو نے تخلیق فرمائی ہے قایم و دایم رہے۔ سروش ایزد

(جبرئیل) جو قوت میں لاثانی ہے اور طاقتِ اہرمنی پر کامران ہماری مدد کرے۔ ہم اپنے جملہ گناہوں سے تائب اور نادم ہیں۔

اے اللہ تعالیٰ! وہ برے خیالات جو ہمارے قلوب میں گزرے ہوں، وہ بری باتیں جو ہماری زبان پر جاری ہوئی ہوں، وہ برے اعمال جو ہم سے سرزد ہوئے ہوں، یا اُن کا آغاز ہم سے ہوا ہو، خواہ وہ پندار سے تعلق رکھتے ہوں یا گفتار سے یا کردار سے، اس عالمِ کون و فساد میں یا عالمِ جزا و سزا میں، الغرض ہم اپنے کل گناہوں کی معافی بعہدِ منشنی، گوشنی، کنشنی کے خواستگار ہیں، ہم پرستارانِ ایزدِ تعالیٰ، حامیانِ دینِ زرتشت، اعمالِ اہرمنیہ سے مجتنب اس بات کے طالب ہیں کہ اہورمزد کی رضا و خوشنودی کی خاطر سروشِ ایزد کے حسن واسطہ سے جو نہایت قوی ہے اور اہرمنی طاقت پر قابض ہے، بارگہِ یزدی میں اپنی دعا پہنچائیں تاکہ برائی کو مغلوب کرنے کی ہم میں طاقت پیدا ہو، برائی کو فنا کر ڈالیں اور نفس پر قابض رہیں۔

اے خالقِ کائنات! ہمیں وہ مقدس کلام سکھا۔ اہو۔ وریو (وہی ہو جو کہ تیری مرضی ہے) پر عامل ہونے کے طریقے سمجھا۔ اے سرچشمۂ دانش و بینش! ہمیں اُن مقدس الفاظ سکھا۔ رتوش (تیری حکومت اشوئی (راستی) کی بنیادوں پر قائم ہے) کی خوبی سے

آگاہی بخش تاکہ ہمارے اعمال تیری رضا اور خوشنودی پر مبنی ہوں۔

حمد و ثنا پاک سروش ایزد کی جس کی ہستی دافع شر و فساد ہے اور جو صدق و صفا، راستی و نیکی کا پیغام پہنچاتا ہے !!

دُعا

فی الوصف نیرّ اعظم

بنام مقدس یزداں ہم اپنی دُعا کا آغاز کرتے ہیں۔ اے پاک یزداں! تو گنجینۂ دولت لایزال ہے، اسرارِ قلوب کا علیم ہے، عیوب سے مبرّا، اعلیٰ و اولیٰ، بادشاہِ بادشاہان، محافظِ کائنات، خالقِ دوجہاں، رحیم و کریم، لاانتہا و لا ابتدا، ازلی، ابدی، قوی، قادر مطلق، دانا و بینا، قاضی الحاجات، اور دافع المشکلات ہے، ہم تیری عظمت و جلال کے روبرو سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ تیری منصفانہ حکومت قایم و دایم رہے۔ آمین۔

اے رحیم و کریم! ہم خورشید تاباں کی مدح کرتے ہوئے کہ وہ تیری صناعی کا شاہکار ہے، تیرے حضور میں سر خم کرتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ مہرِ منوّر کی لازوال چمک دمک عالم پر ہمیشہ ہمیشہ جگمگاتی رہے گی۔

اے اہورمزد! تیری تخلیق کی مدح و ثنا سے قبل ہم تیرے حضور میں دُعا کرتے ہیں اور ہمت، ہخت اور ہوریشت کی شمعِ ہدایت کے تحت، نیز دشمت، دژبخت، دژورشت کو ترک کرتے ہوئے تیری بزرگی اور وحدت کے قایل ہیں۔ ہم تیری صنعت نادرہ اور نعمت بے مثال خورشید کے مداح ہیں جو کائنات کو اپنے نور سے منوّر رکھتا ہے اور اپنی زرّیں کرنوں سے نہال و شجر میں روح تازہ کی تخلیق کرتا ہے، اور اپنے بلندترین مقام سے بے خوف و بے ہراس، پست و بلند، ادنیٰ و اعلیٰ کو اپنے نور سے فیض پہنچاتا ہے، بیماریوں اور بدکرداریوں کو دور کرتا ہے، مخلوق کی روزی کا سامان بہم پہنچاتا ہے، حرکت اور بیداری کا پیام دیتا ہے، اور دنیا کو ظلمات سے باہر لاتا ہے۔

اے پاک ایزد! اس نعمت بے بہا کا زوال عالم کے لئے پیغام سکوت ہے، ظلمات کا اعلان ہے، لیکن وہ کون ہے جو اس سکوت کو حرکت میں اور ظلمات کو نور میں اور بدکرداری کو نیک کرداری میں مبدّل کرتا ہے؟ وہ کون ہے جو اس عالم پر نور و سرور کی رحمتیں ارزانی فرماتا ہے؟ اس عالم پر، جس کا ذرہ ذرہ تیرے وجود اور توحید کا نشان وہ ہے! اے ربِّ کائنات! ہم تیری اس نعمت بے نظیر کے بصدقِ دل شکر گزار ہیں اور اس کے بے حد و بے اندازہ فوائد کے معترف ہیں اور

اس بات کے قایل ہیں کہ جو بندہ تیری آفرینش کا قدرداں ہے، وہ تیرا حقیقی پرستار ہے۔

اے ہرمزد! ہم تیری دیگر نادر و لطیف قدرتوں کے سامنے بھی اپنا سر خم کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر منت پذیر ہیں دینِ مازدیسنی کے؛ جو اشوئی کا رہنما ہے، جس کی بدولت ہم سے اُن اعمال کا صدور ہو سکتا ہے جن میں تیری خوشنودی و رضا کا راز پوشیدہ ہے۔ اے اہورمزد! دینِ زرتشت عالم میں دور دور تک پھیلے، اور ہم سے ایسے اعمال سرزد ہوں کہ جب ہم اپنی زندگی ختم کرکے تیرے حضور میں آئیں تو تجھے مسرور پائیں۔ آمین یارب العالمین۔

فارسی زبان کی مخصوص مناجاتوں

(کا)

مجموعہ

جو

علمائے دینِ زرتشت کا نتیجۂ فکر ہیں

مدحِ صبح خیزی

اے طالبِ نورِ خدا! — برخیز، وقتِ صبحدم
اے طالبِ نورِ صفا! — برخیز، وقتِ صبحدم
خواہی کہ باشی در آمان — زین مشکل آخر زمان
بر راہِ مولا شو روان — برخیز، وقتِ صبحدم
اے مردہ دل بیدار شو — در یادِ آن دلدار شو
با نالہائے زار شو — برخیز، وقتِ صبحدم
صبح است نور درفشان — بر کائنات و لامکان
گر واقف استی تو از آن — برخیز، وقتِ صبحدم
فردا ز دنیا رفتنست — اینجا نہ غافل بودنست
اندر ستودان خفتنست — برخیز، وقتِ صبحدم
صبحست وقتِ محتنا — صبحست وقتِ دلکشا
صبحست وقتِ جانفزا — برخیز، وقتِ صبحدم
صبحست وقتِ عاشقان — صبحست وقتِ صادقان
صبحست وقتِ ناطقان — برخیز، وقتِ صبحدم
خواہی کہ تو آگہ شوی — در ہر دو عالم شہ شوی
خواہی کہ مردِ رہ شوی — برخیز، وقتِ صبحدم
ہر دم خدا را یاد کن — دل را ز غم آزاد کن
بلبل صفت فریاد کن — برخیز، وقتِ صبحدم
چون جاہلی و ابلہی — بار گران بر خود نہی
مرگت بیاید ناگہی — برخیز، وقتِ صبحدم

اِلتجائے سالک

الٰہی دلم را صفائی بدہ — من بے نوا را نوائی بدہ
بہ پیغولۂ ظلمت افتادہ‌ام — ز شیطان بصد شبہت افتادہ‌ام
ز شیطان دلم را رہائی بدہ — بہ راہِ خودم رہنمائی بدہ
و رنج را ز رگہائے من دور کن — دل و دیدہ‌ام را پر از نور کن
کُشُ دیو را بر تنم کامگار — مرا دستگیری کن اے کردگار
دلم را مدہ رو سوئے حرص و آز — بہ لطف و کرم کارہایم بساز
تو جانِ مرا محرمِ راز کن — درِ فیض بر روئے من باز کن
الٰہی تو دانی کہ بیچارہ‌ام — بہ دامِ درج ستمگارہ‌ام
ز دامِ دو و دیو بیرونم آر — کہ پروردگاری و آمرزگار
الٰہی تو آگاہی از کارِ من — ہمہ دانی احوال و اسرارِ من
کہ در راہِ دینت کمر بستہ‌ام — امید از ہمہ خلق بگسستہ‌ام

بہ تو دارم امید اے دادگر
کہ امید ما را رسانی بسر

دستور شاہ مرد ملک شاہ

سعادت در عبادت

دلا برخیز و طاعت کن / که طاعت به ز هر کار است
سعادت آن کسی یابد / که پیش از صبح بیدار است
دولت گوید که برخیزم / هوا گوید دمی دیگر
هوا را زیر پا آور / که وقت ذکر جبار است
خروسان در سحر گویند / که قم قم ایها الغافل
تو خود مستی نمی دانی / کسی داند که هشیار است
همان بهتر که برخیزی / ز دیده آب خون ریزی
ز آز و حرص بگریزی / که دشمن سخت مکار است
ایا مسکین بی چاره / تفکر کن به یکباره
اسیر نفس اماره / ترا مردن بناچار است
به آهن تخته اندازند / کفن اندر تنت سازند
درون دخمه اندازند / عمل آنجا ترا یار است
الا ای عبد دلسوزی / درون قلب حق ریزی
یقین در خاک آمیزی
که جای سخت دشوار است

قدرت آفریدگار

به نام جهان آفرین زد رقم / چو آمد به جنبش نخستین قلم
خداوند هستی ده و مهربان / خداوند جان و خدای روان
ز کتم عدم کرد پیدا وجود / خداوند بود و خداوند جود
علیم است و عالم علی کل شیء / کریم و رحیم و توانا و حی
بصیر است و ستار هر گونه عیب / خبیر است و داننده راز غیب
وجود همه ممکنات از فیض وی است / جهان و زمان و مکان جمله زو
بود شمس یک ذره ز انوار او / فلک همچو یک خال است ز آثار او
بسی قدرت خویش اظهار کرد / ز حکمت همه را پدیدار کرد
به فیض خداوند دارد امید / به بر و به بحر آنچه گردد پدید
خرد در تن مردمان آفرید / روان و تن و جسم و جان آفرید
خداوند با دانش و دین قرین / خرد داد و عقل و هنر داد و دین
شه بی چگون داور بی همال
به پیرامن او نگردد زوال

دستنویس ملا فیروز بن ملا کاوس

مدح رسول

نبی به حق مرسلِ باکتاب — که دینش منورتر از آفتاب
رسولِ خداوندِ جان آفرین — خداوند اعجاز و برهان و دین
شهِ اولیا، اکملِ انبیاء — همه گمرهان را به دین رهنما
خداوندِ فرهنگ و دینِ بهی — از و تازه شد در جهان فرّهی
زرتشت سپیتمان گزین — بیادا به روحش هزار آفرین
خدا اُبش همه جان تا بندگان — که عالم تن او بود همچو جان
به دنیا از او روشنی شد پدید — عقدهای معقو را شد کلید
همه ریمنی از جهان دور کرد — چو خورشید عالم پر از نور کرد
ز کفر و ضلالت هدایت نمود — به یزدان پرستی هدایت نمود
هر آن کس بود بر رهش بی‌گمان — غمی می نه بیند بهر دو جهان
به دنیا و عقبیٰ شود رو سفید — بر آید به دل هر چه دارد امید
به گیتی همیشه زید با آفرین — به مینو رود در بهشت برین

هزاران سلام و هزاران ثنا
ز ما باد بر آن شه اصفیا

دستور ملّا فیروز بن ملّا کاؤس

فریادِ سالک

من بندهٔ حقیرم فریادرس الهی — در بندِ غم اسیرم، فریادرس الهی
کردم بسی گناهی شد نامه ام سیاهی — عمرم شده تباهی، فریادرس الهی
دارم دلِ پریشان اندر فراق ایشان — گشتم جدا ز خویشان، فریادرس الهی
خاطر پریشم اکنون جانم شده است محزون — چشمم ز گریه پر خون، فریادرس الهی
جمعیتم عطا کن فکر از دلم رها کن — رنج مرا جدا کن، فریادرس الهی
ای قادر توانا تو عالمی و دانا — بپذیر دعوت ما، فریادرس الهی
یارب هدایتم ده، توفیق طاعتم ده — صبر و قناعتم ده، فریادرس الهی
افتاده ام به غربت بیدل ز رنج و کربت — هیچم نه عز و حرمت، فریادرس الهی
ای واجب العطایا، ای خالق البرایا — عفوم کنی خطاها، فریادرس الهی
من بندهٔ غریبم، حیران و بی نصیبم — از لطف کن قریبم، فریادرس الهی

ای شاهِ هر دو عالم پیوسته در مظالم
نظری بکن به حالم، فریادرس الهی

تمنای سالک

برآور ولا دست حاجت دراز
به درگاه بی حاجت، چاره ساز

دو دستی برآور ز جان و ز دل
که کاری نه آید ازین دست گل

سر گل مکن سوئے حق برفراز
سر دل بکن تا شوی سرفراز

دو دست دل عبد امیدوار
چو شاخ خزان بر در حق برآر

به فصل خزان برگ ریزد درخت
بماند فرومانده بی برگ سخت

برآرد دو دست از پی برگ خویش
خدایش بهار آورد نو به پیش

دگر ره دهد ساز و برگ نوش
دهد جامه چون کیخسرو و کیش

پس ای بنده غافل نشستن چرا است
گشاده ز هر سوئے باب دعا است

خدایا به لطف و به انعام خویش
مرا این گنهگار عاصی ز پیش

که خواند به پیشم چو تو رانیم
که راند ز پیشم چو تو خوانیم

امیدم بجز تو نباشد ز کس
به تو دارم امیدم انعام و بس

ز تو جمله خوبی به من بر عطا است
ز من آنچه آید سراسر خطا است

نگویم خدایا ز رسم بخشش بسیم
گناهم ببخشا که هستم اثیم

تو گر بفگنی دست که گیر دستم
تو هم گر برانی که به پذیردم

کتابه سیاه کاری ام در بغل
فرو مانده ام همچون خر در وحل

که جز تو برآرد مرا ز آب و گل
به آب و گلم دستگیرا جهل

اگر چه گناه ام من شرمسار
ز احسان برم آب رحمت ببار

اگر ناتوانی فتد زیر پای
چو گیرند دستش بخیزد ز جای

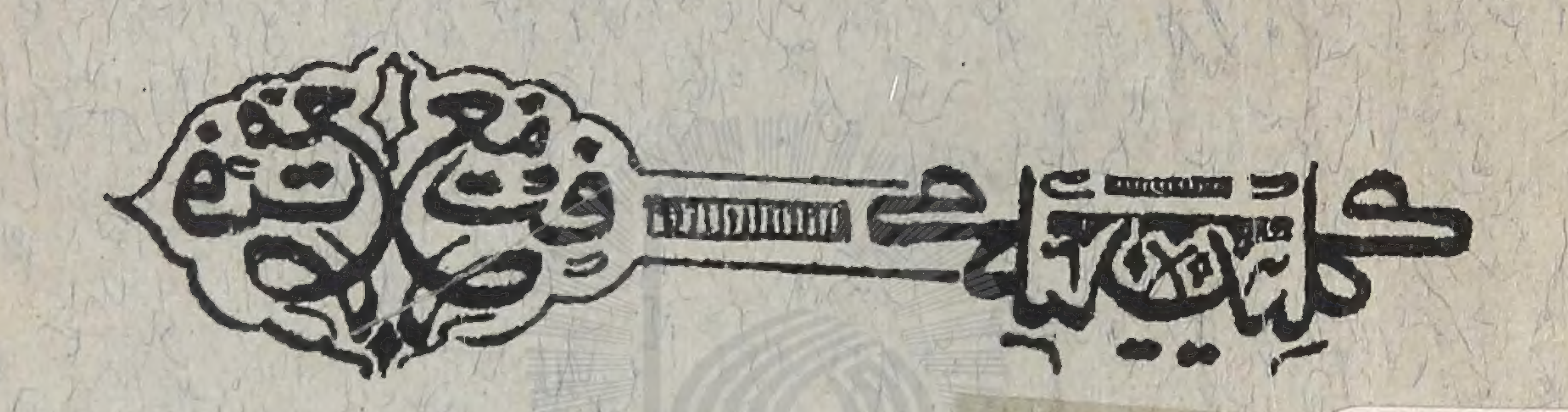
من آن ناتوانم فتاده اسیر
خدایا ز رحمت مرا دستگیر

دستور ملا فیروز بن کاؤس

تمام شد



بنام یزدان بخشاینده بخشایشگر مهربان



از

منیژه بانو کاوس جی